شبّیر نے کربل میں گھر اپنا لُٹایا ھے

شبّیر نے کربل میں گھر اپنا لُٹایا ھے
جان دے کے شہِ دیں نے اُمّة کو بچایا ھے

بچپن میں کیا تھا جو نانا سے نواسے نے
اُس وعدہِ کو سرور نے جان دے کے نِبھایا ھے

مھمان بُلا کر یون اُجڑے ھوئے جنگل میں
بے جرمو خطاء شه کو اعداء نے ستایا ھے

جاتا ھے جوان بیٹا سرور سے وداع ھوکر
بانو نے کلیجے سے اکبر کو لگایا ھے

لاشه نھیں اُٹھتا ھے بیٹا کا ضعیفي میں
اے بابا علي اٰؤ تنھا تیرا جایا ھے

یو بالي سکینه نے عمّون سے کھا روکر
پاني مجھے پلواؤ دم ھونٹو په اٰیا ھے

جب کاٹ دیئے بازو بے دینونے دھوکے سے
عبّاس نے مشکیزہ دانتو میں دبایا ھے

چھ٦ ماہ کوجھولے سے میدان میں لائے شاہ
پاني کے عوض ناوَك اصغر کو لگایا ھے

اے شاہِ نجف پُھنچو اِمداد کو بیٹے کي
حُلقُوم پہ خنجر کو ظالم نے پھیرایا ھے

شبّیر کے لاشے پر کرتي تھي فُغاء زینب
در در ھمیں اے بھیّا سرننگے پھیرایا ھے

بیماري کي حالت میں جکڑے ھوئے تھے کَڑِیا
عابد کو لعینو نے کانٹو پہ چلایا ھے

اعجاز یہِ دیکھا ھیں مَظلُوم کا دُنیا میں
نیزے پہ سرے شِہ نے قرٰان سنایا ھے

اُمید ھے بس اِتني پھر دیکھو تیرا روضۃ
سب کُچھ تیرے صدقے میں عبّاس نے پایا ھے

*****